I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences

ilm IDEAS
ADVOCACY AND INNOVATION FUNDS FOR EDUCATION IN PAKISTAN

UKaid

PP-211

لودھراں

تعلیمی صورتحال

تعلیم تک رسائی کا حق

معیاری تعلیم کا حق

تعلیم اور عوامی رہنماؤں کی ذمہ داری

PP-211 لودھراں : تعلیمی صورتحال

انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز اور علم آئیڈیاز بطور ادارہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر سیاسی قیادت اور ماہرین تعلیم کے درمیان ایک مضبوط رابطہ اور تعاون پیدا ہو جائے تو ملک میں بہتر تعلیمی اصلاحات کا نفاذ ممکن ہو سکتا ہے۔ چونکہ سیاسی قیادت اور سیاسی جماعتیں نہ صرف تعلیمی پالیسی کے ذمہ دار ہیں بلکہ اس پالیسی کو کامیابی کے ساتھ لاگو کرنے میں بھی ان کا اہم کردار ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کی شراکت معنی خیز اور مثبت نتائج کی حامل ہو۔

عوامی نمائندوں کی حمایت اور دلچسپی کے بغیر کسی بھی حلقہ میں تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ چونکہ تمام سیاسی جماعتیں عوام کی نمائندہ ہیں اس لیے وہ تعلیم کے متعلق قانون سازی اور اس کے نفاذ کے لیے موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ اپنی جماعت کے قائدین' اعلیٰ سطح کے عہدیداران اور پارٹی کارکنوں کو بھی اس کی اہمیت بیان کر سکتے ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر عوام حلقہ میں موجود سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں سے عہد لیں تو یقیناً تعلیمی پالیسی سازی اور اس کے نفاذ میں بہتری آ سکتی ہے جس سے حلقہ میں تعلیم کی صورتحال کو بہتر کیا جا سکتا ہے اور تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ اس تناظر میں یہ ضروری ہے کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں عوام اور عوامی نمائندگان بہتر طور پر آگاہ ہوں۔ اس مقصد کے لیے یہ معلوماتی کتابچہ تیار کیا گیا ہے جو کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں معلومات واعداد وشمار فراہم کرتا ہے تاکہ ان معلومات کو عوام الناس اور عوامی نمائندگان تعلیمی بہتری کیلئے استعمال کر سکیں۔

نقشہ
PP-211
لودھراں

مرد رائے دہندگان کی تعداد	68292
خواتین رائے دہندگان کی تعداد	60318
کل تعداد رائے دہندگان	128610

حلقہ میں گورنمنٹ سکولوں کی تعداد	169
اساتذہ کی تعداد	852
داخل شدہ بچوں کی تعداد	27666

اگر ہم حلقہ کی تعلیمی حالت کا جائزہ لیں تو وہ کچھ اس طرح ہے۔

سکولوں میں دستیاب سہولتیں:

حلقہ میں موجود سرکاری سکولوں میں بہت سی سہولتیں دستیاب ہیں جو کہ خوش آئند ہیں مگر موجود سہولتوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور ارباب اختیار سے توجہ چاہتی ہے۔ اسی طرح بہت سے سکول بنیادی سہولتوں خصوصاً بجلی سے محروم ہیں۔ اس صورت حال کی ذمہ داری بطور شہری ہم سب پر بھی ہے۔ اگر ارباب اختیار اور شہری اپنے فرائض کو بخوبی سمجھیں تو یہ صورت حال بہتر ہو سکتی ہے۔

پینے کا پانی:

پینے کے پانی سے محروم سکولوں کی تعداد

0

اس حلقہ میں تقریباً تمام سکولوں میں یہ سہولت موجود ہے۔ جو کہ خوش آئند ہے۔

بیت الخلاء کی سہولت:

بیت الخلاء کے بغیر سکولوں کی تعداد

0

اس حلقہ میں تقریباً تمام سکولوں میں یہ سہولت موجود ہے۔ جو کہ خوش آئند ہے۔

چار دیواری:

بغیر چار دیواری کے سکولوں کی تعداد

0

اس حلقہ میں تقریباً تمام سکولوں میں یہ سہولت موجود ہے۔ جو کہ خوش آئند ہے۔

بجلی کی سہولت:

بجلی کی سہولت سے محروم سکولوں کی تعداد

24

حلقہ میں 24 سکول ایسے ہیں جو بجلی کی سہولت سے محروم ہیں اور طلباء سخت گرمی میں بغیر بجلی کی سہولت کے سکول میں پڑھتے ہیں جس سے ان کے سیکھنے کے عمل میں بہت زیادہ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوتے ۔

تعلیمی معیار:

حلقہ کے مطابق تعلیمی معیار کے اعداد و شمار موجود نہیں ہیں جس سے یہ مشکل ہے کہ ہم ہر حلقے کے طلباء کے تعلیمی معیار کا تجزیہ کر سکیں تاہم ضلع کی تعلیمی صورتحال کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار انتہائی نیچے ہے۔ جسکو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور عوامی نمائندگان اور ارباب اختیار کے لیے توجہ طلب ہے۔ جسے بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ صورتحال اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ عوامی نمائندے اور محکمہ تعلیم کے متعلقین فوری عملی اقدامات کریں۔

37 فیصد بچے

تیسری کلاس کے 37 فیصد بچے اردو کا ایک جملہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

اردو: ضلع میں دی جانے والی تعلیم کا معیار بھی اتنا قابل فخر نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 37 فیصد بچے اردو کا ایک جملہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

29 فیصد بچے

تیسری کلاس کے 29 فیصد بچے انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

انگریزی: انگریزی مضمون میں بھی صورتحال اس سے مختلف نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 29 فیصد بچے انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

55 فیصد بچے

تیسری کلاس کے 55 فیصد بچے تفریق کا ایک سوال بھی حل نہیں کر سکتے۔

ریاضی: ریاضی کے مضمون میں بچوں کی تعلیمی حالت نہایت مایوس کن ہے تیسری کلاس کے 55 فیصد بچے تفریق کا ایک سوال بھی حل نہیں کر سکتے۔

ضلع کا تعلیمی بجٹ:

ضلع کا تعلیمی بجٹ کچھ اسطرح ہے۔

ضلع کا تعلیمی
بجٹ
1ارب 96 کروڑ
72لاکھ20ہزار
روپے

تنخواہوں کی مد میں دی جانے والی رقم
1ارب89 کروڑ 20لاکھ روپے

دیگر اشیا(الاونس ودیگر اخراجات)
7کروڑ52لاکھ20ہزار روپے

محکمہ تعلیم کو دی جانے والی صوبائی ترقیاتی فنڈ کی رقم:
21 کروڑ90لاکھ روپے

ضلع کے تعلیمی بجٹ میں ترقیاتی مد میں مختص کی جانے والی رقم:
2 کروڑ 17لاکھ 70ہزار روپے

اگر ہم ضلع کے تعلیمی بجٹ (13-2012) کا تجزیہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ترقیاتی مد میں مختص ہونے والی رقم21,770,000 روپے ہے۔ جبکہ بجٹ کا زیادہ تر حصہ صرف تنخواہوں کی مد میں مختص کیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت کی طرف سے ترقیاتی مد میں دی جانے والی رقم صرف 219,000,000 روپے تھی جو سکولوں میں بنیادی سہولتوں (بغیر پانی ،بجلی کے بغیر ، لیٹرین کے بغیر، چاردیواری کے بغیر، کھیل کے میدان کے بغیر سکول) کی فراہمی کے لئے انتہائی کم ہے۔

سرکاری سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب

درج ذیل میں دیئے گئے تینوں گراف حلقہ میں طلباء اساتذہ و تناسب کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان گراف میں دیئے گئے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حلقہ کے کچھ سکولوں میں طلباء اساتذہ و تناسب بہتر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ انسانی وسائل کے استعمال کو مناسب اور موزوں بنایا جا سکے۔ عوامی رہنماء اور ارباب اختیار اس مسئلہ کے حل کیلئے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بھرپور کوششیں کریں۔

درج بالا گراف نمبر1 میں اعداد و شمار کے مطابق اس حلقہ میں 52 ایسے سکول ہیں جہاں محض 1 سے 29 طلباء کیلئے ایک استاد متعین ہے جو کہ وسائل کے ضیاع کے مترادف ہے جسے موزوں (Rationalize) بنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح 73 سکول ایسے ہیں جہاں 41 یا اس سے زیادہ طلباء کیلئے ایک استاد مقرر ہے جو کہ مقرر شدہ معیار سے کافی کم ہے۔ اوپر دیئے گئے اعداد و شمار ارباب اختیار کیلئے توجہ طلب ہیں تاکہ طلباء اساتذہ کا تناسب اس طرح سے کیا جائے کہ انسانی وسائل کو موزوں بنایا جا سکے۔ اور حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار (40 طلباء کیلئے ایک استاد ہے) کے مطابق کیا جائے تاکہ طلباء کو مناسب وقت اور توجہ دی جا سکے اور تعلیمی معیار میں بہتری ممکن ہو سکے۔ یہ تمام صورتحال اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ عوامی نمائندے خاص طور پر حلقہ کے ایم پی اے صاحب / صاحبہ اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور اس تحقیق کے نتیجے میں سامنے آنے والے ان مسائل کو ممکنہ حد تک حل کرنے کی کوشش کریں۔

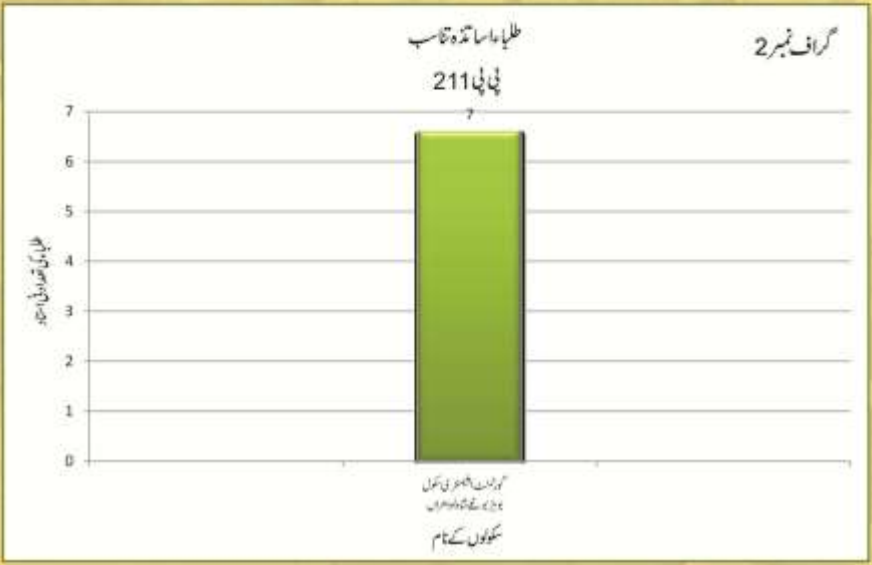

گراف نمبر 1 میں دیے گئے اعداد و شمار میں سے 1 سکول کا نام گراف نمبر 2 میں دیا گیا ہے جہاں 7 طلباء کیلئے ایک استاد مختص ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں اساتذہ کی تعداد بچوں کی تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہے جس کو موزوں (Rationalize) بنانے کی اشد ضرورت ہے تا کہ ایسے سکولوں میں اساتذہ کی ضرورت پوری کی جا سکے جہاں [illegible]

[illegible] جلد پیشرفت کی جائے گی۔

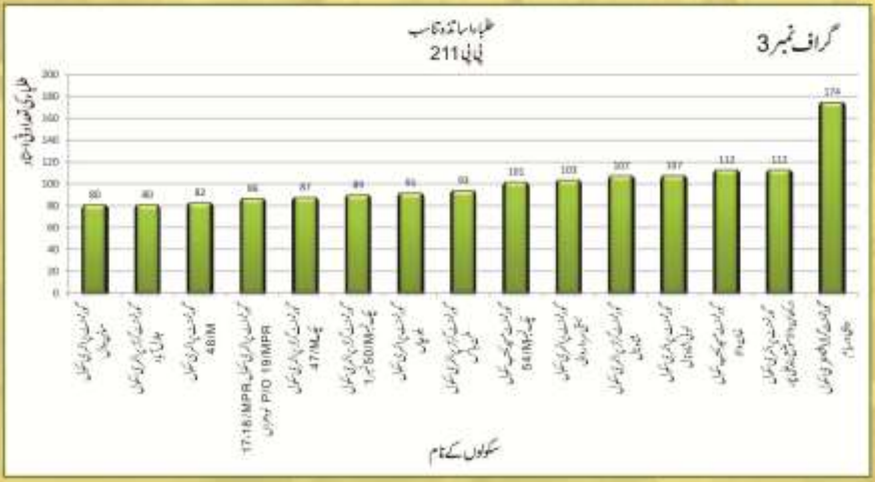

گراف نمبر 1 میں دیے گئے اعداد و شمار میں سے 15 سکولوں کے نام گراف نمبر 3 میں دیے گئے ہیں جہاں 80 سے 174 طلباء کیلئے ایک استاد ہے جو کہ حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار کے اعتبار سے انتہائی غیر متوازن ہے۔ یہ تناسب 40:1 ہونا چاہیے۔ اس تناسب کو معیار کے مطابق کرنے کیلئے عوامی نمائندوں، شہریوں اور شعبہ تعلیم کے متعلقین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

رائے دہندگان: ہمارے بچوں کو معیاری تعلیم چاہیے

حلقہ میں 128610 رجسٹرڈ رائے دہندگان ہیں۔ان میں خواتین ووٹر کی تعداد 60318 اور مرد ووٹر کی تعداد 68292 ہے۔ووٹ کی اہمیت کو جانتے ہوئے رائے دہندگان اپنے بچوں کی تعلیم کی بہتری کے لئے بڑھ کر آگے آئیں اور عوامی نمائندوں سے مطالبہ کریں کہ انہیں اپنے بچوں کے لیے معیاری تعلیم چاہیئے

تجزیوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ تعلیم اور سیاست کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔اگر اس رابطے کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام متعلقہ افراد کو اس بات پر راضی کیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تعلیم کے لئے عوامی نمائندگان سے اس بات کا عہد لیں کہ وہ حلقہ میں ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے خاطر خواہ اقدامات کریں گے۔

- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول بستی سردار والی
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول واہی وریام
- گورنمنٹ بوائز مڈل سکول شہیداں والا پوسٹ آفس رنجہ پور
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول بخاری والا
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول بیری والا
- گورنمنٹ بوائز مڈل سکول کمال پور جتیال
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول مولاں والا جلال آباد
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول سدھا
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول 48 ایم
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول واہی غوث الملک
- گورنمنٹ بوائز مڈل سکول بند علی پور
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول شیر پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی رہجیہ
- گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول سعد اللہ پور لودھراں
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بیری والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ملن ہانس

- گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول خوشحال گڑھ موضع ڈیپے والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شیر پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پٹھان والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کونڈی ونجارہ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 151 ایم
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول جنڈ والا
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول چک نمبر 151 ایم
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈھوری والا

رپورٹ کارڈ میں دیے گئے اعداد و شمار PMIU، حکومت پنجاب کے جاری کردہ Census (اکتوبر 2012ء) کے مطابق ہیں

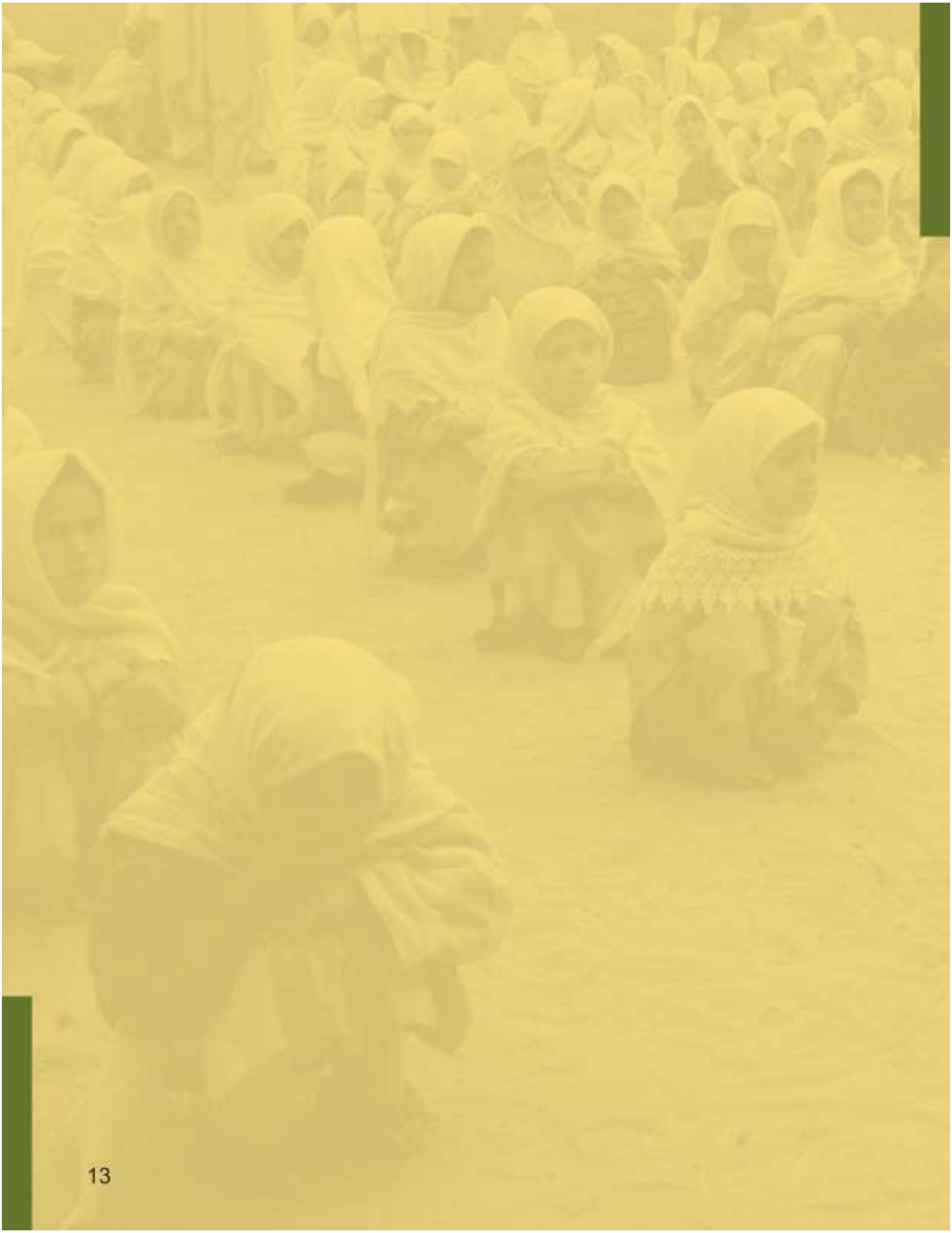

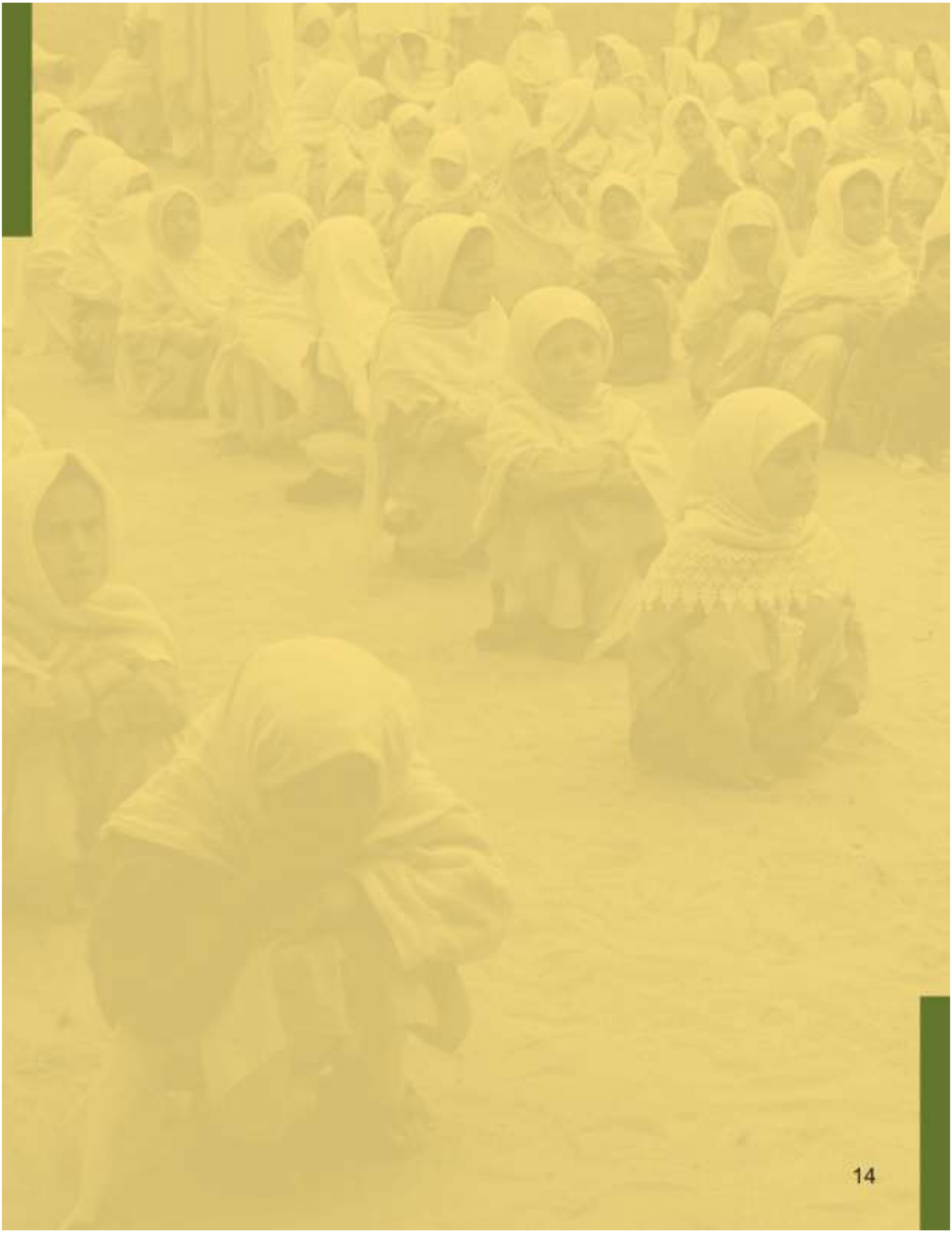

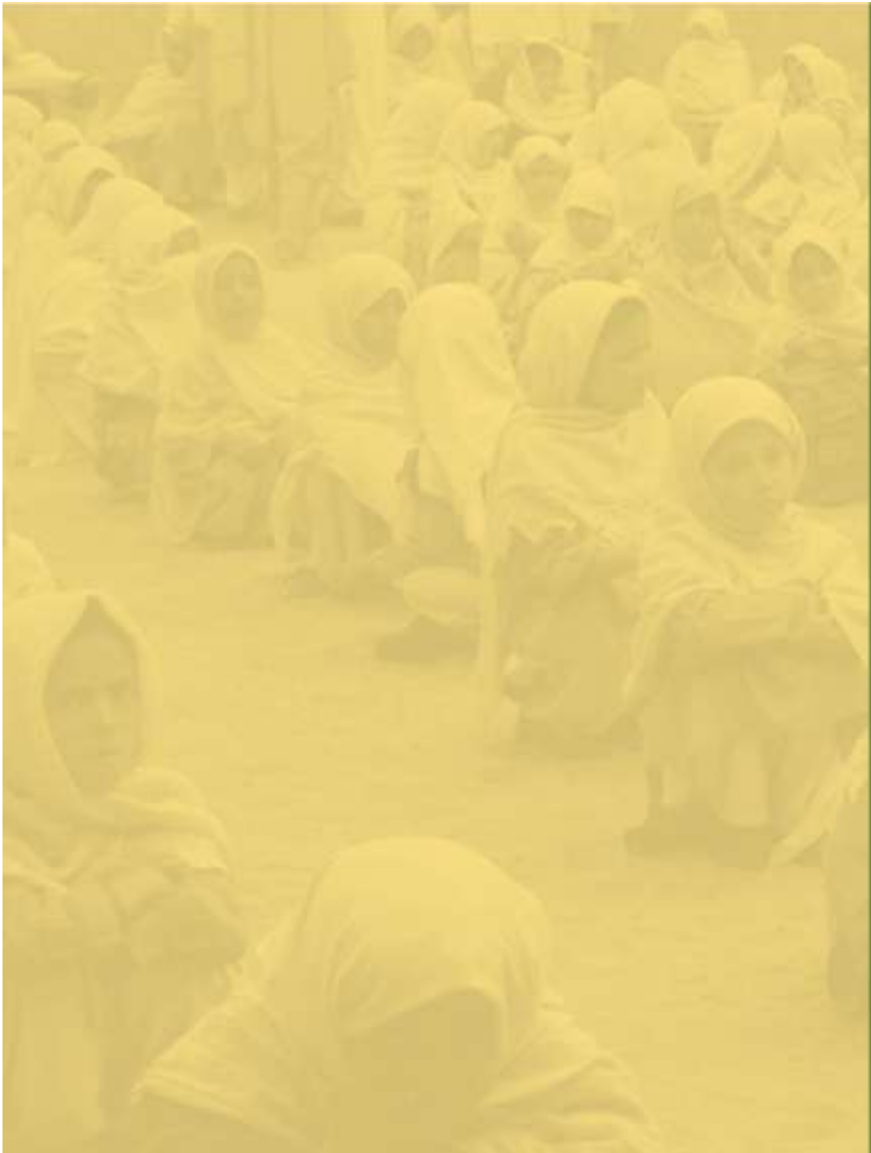

I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences

انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی اور پالیسی سازی میں معاونت کرنے والا ادارہ ہے جو سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق میں سرگرم عمل ہے۔ شعبہ تعلیم I-SAPS کا ایک اہم تحقیقی موضوع ہے۔ I-SAPS نے پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کی مختلف جہتوں پر تحقیق کی ہے جن میں تعلیم کیلئے مختص کیے جانے والے بجٹ اور اس کا استعمال، تعلیم کیلئے کی جانے والی قانون سازی، نجی تعلیمی شعبہ کا انتظام و انصرام وغیرہ شامل ہیں۔

ضلع لودھراں میں تعلیمی صورتحال میں بہتری لانے کی خاطر انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) علم آئیڈیاز (Ilm Ideas) کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔

یہ معلوماتی کتابچہ I-SAPS نے علم آئیڈیاز کی معاونت سے تیار کیا ہے۔ علم آئیڈیاز کا اس کتابچے کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

مزید معلومات کیلئے

www.i-saps.org info@i-saps.org 051-111-739-739

@I_SAPS facebook.com/I-SAPS